تقلید کے ایوانوں میں ایک اور

دھماکہ

تراویح

کا مقدمہ

حنفی فقہاء کی عدالت میں

بقلم

الطاف الرحمان الجوھر

مدیر الجامعۃ الاسلامیہ اہلحدیث صادق آباد

شعبہ نشر و اشاعت: المرکز الامام احمد بن حنبل کوٹسما بہ ضلع رحیم یار خان

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com

حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب..........تراویح کا مقدمہ حنفی فقہاء کی عدالت میں

تالیف..........الطاف الرحمان الجوہر

ناشر..........المرکز الامام احمد بن حنبل (کوٹ سمابہ)

ایڈیشن..........الاوّل

تعداد..........1100

تاریخ..........21 جون 2004ء بمطابق ۲ جمادی الاوّل ۱۴۲۵ھ

قیمت..........

ملنے کے پتے..........

الحبیب میڈیکل سٹور غلہ منڈی کوٹ سمابہ فون: 0731-66126

الجامعۃ الاسلامیہ اہلحدیث عارف ٹاؤن گلی نمبر 6 فون: 0702-76677

دار العلوم جامعہ محمدیہ اہلحدیث چکوال چھپڑ بازار فون: 0573-552443

مرکز الامام البخاری للتربیۃ والتعلیم ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ فون: 0320-4981453

مرکز اہلحدیث لارنس روڈ لاہور

جامعہ اسلامیہ پنڈی گھیب ضلع اٹک فون: 05778-354954

جامعہ مسجد اہلحدیث توحید آباد عقب ٹرسٹ کالونی رحیم یار خان فون: 0731-74492

جامعۃ الوہاب اہلحدیث محلہ فیصل آباد صادق آباد فون: 0702-72278

بٹ اسلامی کتب خانہ مبارک مسجد رحیم یار خان فون: 0731-71056-84986

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اُصولِ اسلام میں سے ایک اہم ترین اُصل واُسیس ہے۔ جس کا مقصود نوع بشریت کے دلوں سے شرک وبدعت کی غلاظت ختم کر کے خشیت الٰہی جیسی دولت کو سمانا ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ جیسے ہی یہ ماہ مقدس جلوہ افروز ہوتا ہے فرق اسلامیہ میں آتش اختلاف وبدعات بھڑک اُٹھتی ہے۔ اور ہر طرف مسلکی تعصب، سنت نبوی سے عداوت، بدعات کی ترویج، اُفکارِ باطلہ کی تبلیغ ایک کلمہ گو مسلمان کا طرۂ امتیاز بن جاتا ہے۔ ان آتش فضا مسائل میں سے ایک مسئلہ ”نماز تراویح کی مسنون تعداد“ کا بھی ہے۔ جس پر بے شمار مناظرات، جنگ وجدال اور مسلکی دفاع کی خاطر سنت نبوی سے مخاصمت وعداوت ماضی کا ایک دردناک باب ہے حالانکہ زمانہ قدیم میں اسکی مسنون تعداد پر اتنا شدید اختلاف نہ تھا بلکہ گیارہ رکعت مع الوتر بین المسالک قریباً اتفاقی تھیں۔ کیونکہ عصر حاضر میں جو لوگ تقلید شخصی کے دعویدار ہیں اُنکے نام نہاد فقہاء بلکہ مؤسسین مذہب بھی گیارہ رکعت نماز تراویح مع الوتر کی سنیت کے قائل ہی تھے۔ تو اسی چیز کو دیکھتے ہوئے بندہ عاجز نے یہ مختصر سا رسالہ ترتیب دیا ہے۔ جس میں گیارہ رکعت نماز تراویح مع الوتر کی سنت کا انکار کرنے والے تقلید پرست مولویوں کو بالخصوص اور امام پرست عوام الناس کو بالعموم اُنکے اُکابرین کا آئینہ دکھایا گیا ہے۔ تاکہ حق وباطل اور سنت وبدعت کی جنگ اس مسئلہ میں نتیجہ خیز ثابت ہو۔

قبل اس کے کہ ہم مسنون رکعات تراویح کی وضاحت کریں ہم اکابرین آل دیو بند کے عقیدہ کی وضاحت کرنا انتہائی قرین قیاس سمجھتے ہیں تاکہ مسئلہ تراویح سمجھنے میں دقت پیش نہ آئے۔ کیونکہ عقیدہ ہی درحقیقت بنیاد ہے۔ جس سے ایک آدمی کے کفر واسلام کا پتہ چلتا ہے۔

اکابرین آل دیوبند کا عقیدہ

......اکابرین آل دیوبند کے 10 گمراہ کن عقائد عرضِ سطور ہیں......

☆...... ''محمد الرسول اللہ ﷺ مشکل کشا ہیں''۔ (کلیات امدادیہ از امداد اللہ مکی دیوبندی: 91)

☆...... ''علیؓ مشکل کشا ہیں''۔ (تعلیم الدین از اشرف علی تھانوی دیوبندی: 176، و کلیات امدادیہ: 103، وسلاسل طیبہ از حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی: 23)

☆...... حاجی امداد اللہ مکی دیوبندی اپنے پیشوا منصور حلاج صوفی سے نقل فرماتے ہیں:
''میں ہی خدا ہوں'' (ضیاء القلوب از امداد اللہ مکی دیوبندی وجودی: 81)

☆...... ''کرمری امداد اللہ (مکی دیوبندی) وقت ہے امداد کا'' (تعلیم الدین از اشرف علی تھانوی: 178)

☆...... ''خواجہ محمد عثمان مشکل کشا ہیں'' (فیوضات حسینی از عبد الحمید سواتی دیوبندی: 68)

☆...... جناب زکریا تبلیغی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:
''نبی کریم ﷺ عاجزوں کی دستگیری اور بے کسوں کی مدد فرماتے ہیں'' (فضائل درود از تبلیغی دیوبندی: 121، وتبلیغی نصاب: 806)

☆...... جناب زکریا تبلیغی صاحب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں: ''میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے''۔ (فضائل درود: 160، وتبلیغی نصاب: 791)

☆...... جناب مناظر احسن گیلانی دیوبندی فرماتے ہیں: ''بزرگوں کی ارواح سے مدد لینے کے ہم منکر نہیں''۔ (سوانح قاسمی 332/1)

☆...... ''جس نے کہا اللہ آسمان پر ہے وہ کافر ہے اور یہ حنفی حضرات کے نزدیک مفتیٰ بہ قول ہے (البحر الرائق 5/120)۔ حالانکہ صحیح مسلم (381/1) میں ایک مومنہ لونڈی کے ایمان کی بنیاد ہی اسی پر ہے کہ ''اللہ فی السماء'' کہ اللہ آسمان پر ہے۔ جس کو اللہ کے پیغمبر ﷺ نے ایمان کی بنیاد قرار دیا اُس کو علماء حنفیہ کفر سمجھتے ہیں۔

☆...... ''رسول کریم ﷺ، قرآن اور دین اسلام کو گالیاں دینے والا ذمی (ہر وہ غیر مسلم جو جزیہ دیکر مسلمانوں کے ملک میں رہے) واجب القتل نہیں''۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق از ابن نجیم: 5/115)

﴿تلک عشرة كاملة﴾

علاوہ ازیں بے شمار اسی طرح کے شرکیہ عقائد اکابرین آل دیوبند کی مستند کتب میں موجود ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ عصر حاضر میں جو لوگ اپنے آپ کو ''اہل توحید'' کہلاتے ہیں حقیقت میں اگر قرطاس کشائی کی جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ یا تو توحید کی تعریف سے نابلد و ناآشنائی ہے یا پھر توحید کا لبادہ اُوڑھ کر اندرون خانہ فقہ محمدی اور شریعت الٰہی کے خلاف انتہائی گھناؤنی سازش ہے جس کا احاطہ چند صفحوں میں نہیں بلکہ ایک مستقل کتاب کی صورت میں شاید ممکن ہو۔

انشاء اللہ کچھ تفصیل آئندہ فقیر کے رسالہ ''رفع الیدین کا مقدمہ حنفی عدالت میں'' میں آئے گی۔ اب مسنون رکعات تراویح کی تفصیل کتاب وسنت کی روشنی میں اور علماء حنفیہ کی زبانی عرض سطور ہے۔

﴿اُم المومنین سیدة عائشہ رضی اللہ عنہا کا لاجواب فتویٰ﴾

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں قیام اللیل (نماز تراویح) گیارہ رکعات مع الوتر ہی سنت نبوی ہے جیسا کہ اُمت کی ماں سیدة طاہرہ عائشہ

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com

صدیقہ رضی اللہ عنہا صراحت فرماتی ہیں۔

"ما کَانَ یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ" (1)

"کہ امام اعظم سید الاولین والآخرین رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت مع الوتر سے زیادہ قیام نہیں کرتے تھے" تو جب مسنون تعداد کے بارہ میں اُم المومنین کا فتویٰ گیارہ رکعت مع الوتر ہی ہے تو پھر ماں کے گستاخوں کا اس مسنون تعداد کو بدعت کہنا اور بیس (20) رکعات کی سنیت کا واویلا کرنا چی معنی دارند۔

﴿تین راتوں میں رسول کریم ﷺ کا باجماعت آٹھ رکعت تراویح پڑھانا﴾

رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تیئسویں (23)، پچیسویں (25) اور ستائیسویں (27) رات کو باجماعت قیام اللیل (نماز تراویح) ادا کروانا کتب اُحادیث میں صراحتاً آٹھ رکعت ہی مسنون ہے جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

"صلی بنا رسول اللہ ﷺ فی رمضان ثمان رکعات والوتر" (2)

کہ ہم کو رسول کریم ﷺ نے رمضان میں وتر کے علاوہ آٹھ رکعت ہی پڑھائیں تو پھر اسکو بدعت کہنے والے کیسے سنت نبوی کے محبّ ہیں اس موقع پر تقلید پرستوں کو غور کرنا چاہیے کہ ضعیف وموضوع روایات کا سہارا لیکر صریح نصوص کو ٹھکرانا اور پھر اللہ کے پیغمبر کی اس عظیم سنت جلیلہ کا انکار کر کے اسکو بدعت کہنا منتہاء ستم ہے۔

أعاذ نا اللہ منہ

1۔ دیکھیے: صحیح بخاری مع فتح الباری (779/4) برقم الحدیث [2013]، عمدہ القاری ابی حنفی (202/7)

2۔ دیکھیے: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (597/3)، نصب الرأیۃ از زیلعی حنفی صوفی (293/1) بلکہ مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی اس روایت کی سند پر تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں "وہذا اُصح" کہ یہ صحیح ترین روایت ہے (التعلیق الممجد شرح مؤطا امام محمد 619/2)

www.ircpk.com

﴿سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جرنیلانہ کارنامہ﴾

خلیفۃ المسلمین سیدنا فاروق اعظمؓ نے اپنے طویل دور حکومت میں سنت نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے گیارہ رکعات مع الوتر نماز تراویح کو ہی فاروقی آئین کا حصہ قرار دیا جیسا کہ سائب بن یزید کہتے ہیں "أمر عمر أبی ابن کعب وتیما الداری ان یقیما للناس فی رمضان احدی عشرۃ رکعۃ" (3) کہ سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے دونوں سرکاری اماموں کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت ہی قیام اللیل (تراویح) کروائیں۔ جب باسند صحیح فاروقی آرڈر گیارہ رکعت مع الوتر ہی ثابت ہے تو پھر حضرت عمرؓ کی طرف بیس (20) رکعت والے ضعیف وموضوع آثار منسوب کرنا کس قدر اُنکی گستاخی واہانت بلکہ اعلان فاروقی کے خلاف کھلم کھلا جنگ کے مترادف بھی ہے۔ اللھم لا تجعلنا منھم سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور مسلکی تعصب ودفاع کی خاطر ضعیف سے ضعیف تر موضوع سے موضوع تر روایات کو بنیاد بنانا نہ صرف تقلید پرست ملاؤں کا وطیرہ بلکہ اُنکی اسلام دشمنی فکر کا منطقی نتیجہ بھی ہے جیسا کہ یزید بن رومان کی ضعیف ترین روایت شاہد عدل ہے۔ (4)

حالانکہ اگر حقائق کی نقاب کشائی کیجائے تو جلیل القدر محدثین کے علاوہ سرداران حنفیت نے بھی واشگاف الفاظ میں ضعیف کہا ہے تفصیل کے لیے حنفی مذہب کی شہرہ آفاق کتب "نصب الرأیۃ از امام زیلعی حنفی 154/2، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری از امام عینی حنفی ماتریدی 178/7، بانی تبلیغی جماعت محمد زکریا الانصاری کاندھلوی حنفی تبلیغی کی معتبر

3۔ دیکھیے: مؤطا امام مالک (115/1)، باب ماجاء فی قیام رمضان

4۔ دیکھیے: جو مؤطا امام مالک" (115/1) میں ان الفاظ سے مروی ہے "کہ ہم حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعت پڑھا کرتے تھے" اس روایت کے ضعیف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یزید بن رومان راوی الحدیث نے حضرت عمرؓ کا زمانہ پایا ہی نہیں تو روایت کیسے درست ہے۔ تفصیل کیلئے کتب رجال کا مطالعہ کریں۔

Islamic Research Centre Rawalpindi

کتاب ''أوجز المسالک الی موطا امام مالک'' 303/2 دیکھیے۔ پھر دوسری بات کہ باسند صحیح سائب بن یزید سے مروی ہے کہ ''كنا نقوم في زمان عمر باحدى عشرة ركعة'' (5)۔ ہم سیدنا عمرؓ کے دور خلافت میں گیارہ رکعت قیام ہی کیا کرتے تھے۔ جب فاروقی آرڈر بھی گیارہ رکعت اور آپکے دور حکومت میں لوگوں کا عمل بھی گیارہ رکعت ہی ہے تو بیس رکعات کے عمل کو سنت قرار دے کر صحابہ کی طرف منسوب کرنا نہ صرف جہالت ولاعلمی بلکہ مسلکی دفاع، اور مذہب پرستی کا بین ثبوت بھی ہے۔

فقہ حنفی کے بانی غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا فتوی

تقلید پرستوں کیلئے اس سے زیادہ شرمناک اور سبق آموز بات کیا ہوسکتی ہے کہ اُن کے غیر مقلد امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی قیام اللیل (نماز تراویح) گیارہ رکعت ہی ہیں جیسا کہ اُنکے تلمیذ رشید غیر مقلد امام ابویوسف سے اُن کی شہرۂ آفاق کتاب ''الآثار'' میں منقول ہے اور ابویوسف حنفی دُنیا میں وہ امام ہیں۔ جن کو حنفی قاضی القضاۃ اور چیف جسٹس ہونے کے علاوہ فقہ حنفی کا آٹا پیسنے والے عظیم تر چکی مین بھی تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ ''ردّ مختار از ابن عابدین شامی حنفی (50/1) کے صفحات شاہد عدل ہیں۔ ابویوسف غیر مقلد امام ابوحنیفہ سے نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ ''عن ابی حنيفه عن ابی جعفر محمد بن علي عن النبي ﷺ انه كان يصلي بعد العشاء الآخرة إلى الفجر فيما بين ذلك ثمانيي ركعات ويوتر بثلاث، ويصلي ركعتيي الفجر'' (6)
غیر مقلد امام ابوحنیفہ اپنے اُستاد ابوجعفر کی سند سے رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا طریقہ نقل کرتے ہیں کہ آپ عشاء کے بعد آخری حصہ میں فجر تک گیارہ رکعت مع الوتر ہی پڑھا

5۔ دیکھیے: الحاوی للفتاوی از امام سیوطی بحوالہ سنن سعید بن منصور (416/1)

6۔ دیکھیے: یہ ابویوسف کے بیٹے یوسف نے مرتب کی ہے اور اپنے باپ کی سند سے ترتیب دی ہے (ص 34)

کرتے تھے اور دو رکعت صبح کی سنتیں بعد ازاں ادا کرتے

تراویح اور تہجد کے مابین عدم تفریق حنفیت کے گھر سے

سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے تقلید پرست حنفی ٹولہ تراویح اور تہجد کے مابین تفریق کا ڈھونگ رچا دیتا ہے حالانکہ ستائیسویں رات آپ نے قیام کروایا تو سحری کا وقت ہوگیا تھا۔ (7) پھر تہجد کب ادا کی ہوگی؟ اگر یہ تہجد تھی تو نماز تراویح کب ادا کی؟
اگر ان تقلید پجاریوں کیلئے رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت وحدیث حجت نہیں تو کم از کم شرم کے مارے اپنے اکابرین کی بات ہی تسلیم کرلیں باوجود اس کے کہ دور حاضر کے معروف متعصب حنفی دیوبندی عبدالرشید ارشد رقمطراز ہیں کہ ''اصل چیز اتباع شریعت ہے'' (8)
کشمکش کے اس نازک موقع پر مقلدین کیلئے جناب انور شاہ کشمیری کا قول ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ مولوی انور شاہ کشمیری حنفیت کی دُنیا میں حقانیت اسلام کی دلیل گردانے جاتے ہیں جیسا کہ حکیم الامت اشرف علی تھانوی دیوبندی جن کا عقیدہ یہ تھا کہ ''علی مشکل کشا ہے'' (دیکھیے: تعلیم الدین از اشرف علی تھانوی ص:176)۔ فرماتے ہیں ''میرے نزدیک حقانیت اسلام کی دلیلوں میں ایک دلیل مولانا انور شاہ صاحب کا اُمت مسلمہ میں وجود ہے'' (9)۔ بلکہ جناب شبیر احمد عثمانی صاحب دیوبندی مولانا انور شاہ کشمیری صاحب کی وفات پر کہتے ہیں کہ ''مجھ سے اگر مصر وشام کا کوئی آدمی پوچھتا کہ تم نے کیا حافظ ابن حجرؒ، شیخ تقی الدین ابن دقیق العیدؒ، اور سلطان العلماء شیخ عز الدین بن عبدالسلام کو دیکھا ہے؟ تو میں استعارہ کرکے کہہ سکتا تھا کہ ہاں دیکھا ہے کیونکہ صرف زمانہ کا تقدم ہے ورنہ اگر علامہ انور شاہ بھی چھٹی یا ساتویں صدی میں ہوتے تو اسی طرح آپ

7۔ دیکھیے: صحیح ابن حبان (288/6)

8۔ دیکھیے: ''بیس (20) بڑے مسلمان'' (ص 387)

9۔ دیکھیے: بحوالہ ''بیس 20 بڑے مسلمان'' (ص 373)

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com

کے مناقب ومحامد بھی اُوراق تاریخ کا گراں قدر سرمایہ ہوتے'' (10)

مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی حیاتی تہجد وتراویح کے مابین تفریق کی حقائق کشائی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''ولم يثبت في رواية من الروايات أنه عليه الصلوة والسلام صلى التراويح والتهجد عليحدة في رمضان''(11)

کہ کسی بھی روایت میں رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے رمضان المبارک میں تراویح اور تہجد کا فرق ثابت نہیں'

بلکہ یہی موقف جناب مولانا عبدالحئی لکھنوی صاحب، جناب ملاں رشید احمد گنگوھی صاحب منکوحہ قاسم نانوتوی صاحب اور عبدالحق دہلوی حنفی صوفی صاحب نے اختیار کیا ہے۔ (12)

اتنے بسیار حنفی اکابرین کے فتاوی جات نقل کرنے کے بعد تقلید پرست حنفی ملاؤں کو شرم وحیا کا گھونٹ پی کر تہجد وتراویح کی تفریق کا دجل وفریب ترک کر کے غیرت تقلید کا ثبوت دینا چاہیے۔تہجد وتراویح کی مثال اسی طرح ہی ہے کہ جس طرح شاہراہ لاہور جب رحیم یار خان سے گزرتی ہے تو اس کو رحیم یار خان روڈ اور یہی شاہراہ جب صادق آباد سے گزرتی ہے تو اسکو صادق آباد روڈ کہتے ہیں حالانکہ شاہراہ تو ایک ہی ہے اسی طرح بعینہ جب قیام اللیل رمضان کے علاوہ ادا ہو اسکو تہجد اور جب یہی نماز رمضان میں آتی ہے تو اسی کو ہی تراویح کہہ دیتے ہیں **فاعتبروا یاأولی الالباب**۔

10۔ دیکھیے: بیس(20) بڑے مسلمان از مولوی ارشد حنفی دیوبندی'' (ص373)

11۔ دیکھیے: العرف الشذی حاشیۃ علی الجامع الترمذی'' (ص177)

12۔ دیکھیے: الحق الصریح فی اثبات التراویح (فارسی) (ص1)، جاالحق بحوالہ مدارج النبوۃ 400/1، (ص 53

www.ircpk.com

امام ابو یوسف کا اعلان حق

غیر مقلد امام ابوحنیفہ کے تلمیذ اُبو یوسف مسئلہ تراویح کی حقائق کشائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر کی سنت عشاء کے بعد صبح تک قیام اللیل گیارہ رکعات مع الوتر ہی ہے جیسا کہ وہ اپنے معروف غیر مقلد اُستاد ابوحنیفہ کی سند سے مذکورہ بالا ''کتاب الآثار'' میں روایت کرتے ہیں اس کی تفصیل مذکورہ بالا ہیڈنگ میں گزر چکی ہے۔ اگر اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے تو پھر تقلید پرستوں پر یہ قرض ہے کہ وہ غیر مقلد امام ابوحنیفہ جیسا کہ ''مفتی'' محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں ''امام اعظم ابوحنیفہ کا غیر مقلد ہونا یقینی ہے'' (مجالس حکیم الامت از شفیع :345) اور ابو یوسف سے باسند صحیح بیس (20) رکعات نماز تراویح کا ثبوت پیش کریں کیونکہ انہوں نے تو اس کتاب میں ''قیام اللیل'' کے زمرۃ میں گیارہ رکعت مع الوتر ہی روایت کی ہیں اور اگر اس کا ثبوت باسند صحیح ان سے فراہم نہیں کر سکتے تو پھر تقلید شخصی کو واجب قرار دینے والوں کو تقلیدی زہر کھا کر ہمیشہ کیلئے مٹ جانا چاہیے یا پھر تقلید لعین سے توبہ کر کے مسلک اہلحدیث کی حقانیت کا اعلان کرنا چاہیے۔

امام محمد کا جرأتمندانہ فتویٰ

غیر مقلد امام ابوحنیفہ کے تیسرے بڑے شاگرد محمد بن الحسن شیبانی جن پر فقہ حنفی کی اکثر عمارت قائم ہے اپنی کتاب ''موطا امام محمد'' میں ''باب التراویح'' (ص93) کے تحت سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری ومسلم والی گیارہ رکعت مع الوتر کی روایت نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں ''وبهذا نأخذ كله'' کہ ہمارا بھی اس گیارہ رکعت مع الوتر والی حدیث پر ہی عمل ہے۔

تقلید پرستوں میں اگر تھوڑی سی بھی تقلیدی حمیت موجود ہے تو پھر اپنے پیشوا جن کو اہل حنفیت اپنی فقہ حنفی کا خباز (باورچی) تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ ابن عابدین حنفی اپنی مشہور

Islamic Research Centre Rawalpindi

کتاب ''ردّالمحتار المعروف فتاوٰی شامی (50/1) پر نقل کرتے ہیں۔ کے فیصلہ کو دیگر فیصلوں کی طرح تسلیم کر کے نہ صرف عمل پیرا ہوں بلکہ گم گشتہ راہ مسلمانوں کو شاہراہ نبوی پہ گامزن کر کے تقلیدی جسارت بھی کریں۔

﴿جناب ملاّ علی قاری حنفی ماتریدی کا فتویٰ﴾

صاحب مرقاۃ ملاعلی قاری حنفی (المتوفی 1410ھ) اپنی شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں۔

''أن التراویح فی الاصل احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر فی جماعۃ فعلہ رسول اللہ ﷺ (13)

''کہ مسئلہ تراویح میں حقیقت یہی ہے کہ گیارہ رکعت مع الوتر ہی مسنون ہیں جن کا اہتمام رسول اللہ ﷺ نے باجماعت کیا تھا۔

﴿امام ابن الھمام حنفی کی عظیم جسارت﴾

امام ابن الھمام حنفی شرح کرتے ہوئے حق بات تحریر کرتے ہیں۔

''فتحصل من ھذا کلہ ان قیام رمضان سنۃ احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر فی جماعۃ فعلہ ﷺ (14)"

کہ مسئلہ تراویح میں طویل بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ مسنون تعداد تراویح گیارہ رکعت مع الوتر ہی ہے۔ جس کا اہتمام رسول اللہ ﷺ نے باجماعت کیا''

جب شارع علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت گیارہ رکعت مع الوتر ہی ہے تو پھر ضیف روایات کا سہارا لے کر اپنی مرضی سے بیس (20) رکعت کو سنت قرار دینا اور اہلحدیثوں کو برا بھلا کہنا نہ صرف گمراہی بلکہ کاشانۂ نبوت کی چادر عصمت کو تار تار کرنے کی بدنما سعی مذموم بھی ہے۔

13۔ دیکھیے: مرقاۃ شرح مشکوۃ (382/3)

14۔ دیکھیے: فتح القدیر شرح الھدایۃ (حقی قرآن)(468/1)

﴿ابوحنیفہ ثانی امام ابن نجیم حنفی کی حقیقت اعترافی﴾

ابوحنیفہ ثانی مولوی ابن نجیم حنفی نعمانی (المتوفی 970ء) مسلک اہلحدیث کی حقانیت کا اعتراف کرتے ہوئی برلب تحریر ہیں۔

''وقد ثبت ان ذلک کان احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر کما ثبت فی الصحیحین من حدیث عائشۃ ؓ فإذن یکون المسنون علی اصول مشائخنا ثمانیۃ منھا والمستحب اثنا عشر انتھی'' (15)

اس مسئلہ میں صحیحین کی حدیث کے مطابق 11 رکعت مع الوتر ہی ثابت ہیں پس ہمارے مشائخ کے عقیدہ کے مطابق آٹھ رکعت مسنون اور باقی بیس میں سے بارہ رکعت مستحب ہیں۔

جناب تقلید پرست ابن نجیم حنفی صاحب نے بڑی ہی جسارت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آٹھ رکعت تراویح بغیر وتر کو اللہ کے پیغمبر کی سنت طیبہ ہی نہیں بلکہ اپنے تمام تر مشائخ کا فطری عقیدہ بھی قرار دیا اگر حنفی اکابرین کا عقیدۂ اصلیہ آٹھ رکعت ہی ثابت ہے تو پھر عصر حاضر کے متعصب تقلید پرستوں کو تقلیدی جرأت کرتے ہوئے غیر مقلد امام ابوحنیفہ سے لیکر دسویں صدی ہجری کے ملاں ابن نجیم حنفی نعمانی تک کے تمام نام نہاد فقہا کو بدعتی کہہ کر تاریخ ساز کارنامہ سرانجام دینا چاہیے کیونکہ آٹھ رکعت کی سنت کے قائل یہ بھی ہیں۔

صاحب شرح وقایہ رقمطراز ہیں۔

''نتیجہ یہ ہے کہ آٹھ رکعت تراویح سنت ہیں اور بیس (20) مستحب'' (16)

جب سنت آٹھ رکعت ہی ہیں تو پھر بیس 20 رکعت کی سنیت چے معنی دارند کیونکہ بیس (20) رکعت والی تمام تر روایات ضعیف، منقطع اور موضوع ہیں جیسا کہ تفصیل آگے آئے گی

15۔ دیکھیے: البحر الرائق شرح کنز الدقائق (66/2-67)

16۔ دیکھیے: (132/1) مطبوعہ زراقی لکھنؤ۔

Islamic Research Centre Rawalpindi
www.ircpk.com

ابوالاخلاص الحسن بن عمار شرنبلانی حنفی کا فتویٰ

جناب ابوالاخلاص الحسن بن عمار شرنبلانی حنفی (المتوفی 1069ھ) رقمطراز ہیں۔

"لما ثبت أنه صلى بالجماعة احدى عشرة ركعة بالوتر" (17)

جب یہی بات ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے باجماعت گیارہ رکعت مع الوتر پڑھائیں پھر اسکی سنیت سے انحراف یقیناً نبوت سے دائمی عداوت کی دلیل ہے۔

جناب خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی حیاتی کا لاجواب فتویٰ

جناب خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی (1269-1346) لکھتے ہیں۔

"سنت موکدہ ہونا تراویح کا آٹھ رکعت تو بالاتفاق ہے اگر خلاف ہے تو بارہ میں" (18)

اگر آٹھ رکعت نماز تراویح کے سنت موکدہ ہونے پر حنفیت و دیوبندیت کا اتفاق ہے تو پھر اسکو بدعت کہنا اور بیس رکعت تراویح کو سنت کہنا اور پھر اس پر اجماع نقل کرنا عوام الناس سے کتنا بڑا دھوکہ ہی نہیں بلکہ اپنے اکابرین حنفیت کے منہ پر گستاخی و بے ادبی کا غلیظ و ناپاک داغ نصب کرنے کے مترادف بھی ہے لہٰذا اگر غیر مقلد امام ابوحنیفہ جنکے قول کو حدیث گردانا جاتا ہے جیسا کہ جناب عبدالرشید ارشد تقلید پرست دیوبندی اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ:

"فقہ حنفی میں اصل بنیادی قول ان حضرات (حنفیہ) کے نزدیک خود (غیر مقلد) امام ابوحنیفہ کا ہوتا ہے اور وہی در اصل فقہ حنفی کی اساس ہونے کا حق بھی رکھتا ہے" (19)

بلکہ تقلید پرست ملاؤں کے لیے امام کا قول ہی حجت ہوتا ہے اور اس کی تائید کرتے ہوئے امام پرست غالی مقلد رشید احمد لدھیانوی کراچوی دیوبندی لکھتا ہے۔

17۔ دیکھیے: مراقی الفلاح شرح نورالایضاح (404)
18۔ دیکھیے: براھین القاری (402/1)
19۔ دیکھیے: بیس 20 بڑے مسلمان" (ص385)

"مقلد کیلئے امام کا قول ہی حجت ہے" (20)

مزید برآں لکھتے ہیں......

"اس لیے ہم امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لیے قول امام حجت ہے نہ کہ اُدلۃ اربعۃ" (21)

بہر حال غیر مقلد امام ابوحنیفہ سے لے کر قاضی شمس الدین دیوبندی حنفی تک آٹھ رکعت نماز تراویح کی سنت چمکتے سورج کی طرح روشن ہو چکی ہے۔ بلکہ یہی مولوی سہارنپوری مزید وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

"فتحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة احدى عشرة ركعة بالوتر فعله ﷺ" (22)

کہ اس مسئلہ کا خلاصہ ونتیجہ یہ ہے کہ رمضان کا قیام (نماز تراویح) رسول اکرم ﷺ سے سنت گیارہ رکعت مع الوتر ہی ثابت ہے۔ بلکہ اگر مزید کتب فقہ حنفی کی اُوراق کشی کی جائے تو آٹھ رکعت تراویح کی سنت کا اعتراف مقلد طحاوی حنفی "شرح ردّ المختار (ص296) مطبوعہ مصر" میں، مولوی اَبوالسعود حنفی "شرح کنز" (ص565) مطبوعہ مصر" میں اور تقلید پرست حموی حنفی اپنی "شرح الاشباہ والنظائر" میں لکھتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس (20) رکعت تراویح نہیں بلکہ آٹھ رکعت ہی پڑھیں"

جناب ملا عینی حنفی کا بے مثال کارنامہ

جناب عینی حنفی لاجواب فتوی صادر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"فان قلت لم يبين في الروايات المذكورة عدد الصلاة التي صلها رسول

20۔ دیکھیے: ارشاد القاری (402/1)
21۔ دیکھیے: ارشاد القاری (288/1)
22۔ دیکھیے: حاشیۃ علی صحیح البخاری (154/1)

Islamic Research Centre Rawalpindi
www.ircpk.com

اللہ ﷺ فی تلک اللیالی،قلت رواہ ابن خزیمه و ابن حبان من حدیث جابرؓ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ فی رمضان ثمان رکعات ثم أوتر "(23)

اگر تو یہ اعتراض کرے کہ آپ نے رمضان کی تین راتوں میں باجماعت جو نماز تراویح پڑھائی اُس کی تعداد واضح نہیں تو میں جواب میں ابن خزیمہ اور ابن حبان میں حضرت جابرؓ والی روایت بیان کرونگا کہ آپ نے ہم کو رمضان میں آٹھ رکعت تراویح اور پھر وتر پڑھائے"

اگر تقلید پرستوں میں تقلیدی غیرت ہے تو پھر اپنے اکابرین کے فتاوٰی جات کو قبول کرتے ہوئے نہ صرف سنتِ نبوی سے عداوت ترک کر دیں بلکہ مسلک اہلحدیث کی حقانیت کا اعلان کرتے ہوئے "آٹھ رکعت تراویح بدعت" کی اشتہار بازی اور چیلنج بازی بھی چھوڑ دیں۔

﴿جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی حیاتی صاحب کا عظیم کارنامہ﴾

جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی حنفی نے جس طرح بابانگ دُھل تقلید پرست حنفی ملاؤں سے مسلک اہلحدیث کا لوہا منوانے کی سعی شاقہ کی تقلید کے گھر میں صف ماتم بچھانے کے مترادف ہے کہ

"لامناص من تسلیم ان تراویحه علیه الصلاة والسلام کانت ثمانیة رکعات "(24)

کہ اس بات کو تسلیم کیے بغیر (اہلحدیثوں سے) جان خلاصی ناممکن ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی نماز تراویح آٹھ رکعت ہی بدون وتر ہے۔

عصر حاضر کے غالی مقلدین کو اپنے اکابرین پر تھوڑا سا ترس کھانا چاہیے اور انکی حقائق پہ مبنی

23۔ دیکھیے: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (597/3) بلکہ اسی حدیث جابرؓ کو امام زیلعی صوفی حنفی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "نصب الرأیة فی تخریج احادیث الهدایة (293/1) پر نقل کیا ہے۔

24۔ دیکھیے: العرف الشذی حاشیة علی الجامع الترمذی (177/1)

www.ircpk.com

چیخ و پکار سن کر آئندہ کے لیے اپنی مساجد میں آٹھ رکعت کی سنت کو ہی پروان چڑھانا چاہیے ساری زندگی غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا نمک حرام کرنیوالے جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی حیاتی صاحب کی دعوت یہی ہے۔نمک حرامی کا اعتراف وہ خود اپنی زندگی میں کیا کرتے تھے جیسا کہ عصر حاضر کے امام پرست متعصب حنفی مولوں عبدالرشید ارشد اپنی کتاب میں نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"کہ ساری زندگی ابوحنیفہ کی نمک حرامی کی"(25)

﴿بانی تبلیغی جماعت جناب زکریا تبلیغی صاحب کا لاجواب فتویٰ﴾

جناب مشہور صوفی زکریا تبلیغی دیوبندی صاحب آٹھ رکعت کی سنت کا اعتراف کرتے ہوئے اور بیس رکعت کا رگڑا نکالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"لاشک فی ان تحدید التراویح فی عشرین رکعة لم یثبت مرفوعاً عن النبی ﷺ بطریق صحیح علی اصول المحدثین وماورد فیه من روایة ابن عباسؓ متکلم فیها علی اصولهم "(26)

کہ یقیناً محدثین کے اصولوں کے مطابق بیس (20) رکعت نماز تراویح نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً ثابت نہیں بلکہ ابن عباسؓ والی روایت محدثین کے اصولوں کے مطابق مجروح ہے ثابت نہیں"

امام اہل بدعت احمد یار نعیمی بریلوی حنفی اپنی معروف کتاب "جاءالحق" میں "مدارج النبوۃ (400/1) کے حوالہ سے مولوی عبدالحق دھلوی حنفی کا قول نقل کرتے ہیں کہ مولوی عبدالحق حنفی آٹھ رکعت تراویح کی سنت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

25۔ دیکھیے: بیس 20 بڑے مسلمان" ص (384)

26۔ دیکھیے: اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک (304/2)

’’تحقیق آنست که صلاة آنحضرت دررمضان همان نماز معتادبود یازدهٔ رکعت که دائم در تهجد مے گزارد‘‘

تحقیق یہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کی رمضان میں نماز وہی گیارہ رکعت ہی تھی کہ جو عام حالات میں ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

بلکہ مزید برآں وہ کہتے ہیں۔

’’والصحیح ماوردته عائشة رضی الله عنها انه ﷺ کان یصلی احدی عشرة رکعة کما هو عادته فی قیام اللیل‘‘ (27)

کہ صحیح مسئلہ یہی ہے کہ گیارہ رکعت ہی نماز تراویح ہے جیسا کہ آپ کی قیام اللیل میں عادت تھی ۔اس سے ثابت ہے کہ مولوی عبدالحق دھلوی حنفی کے نزدیک جہاں سنت نبوی گیارہ رکعت مع الوتر ہی ہے وہاں پر یہ بات بھی کسی صاحب شعور سے مخفی نہیں کہ انکے نزدیک نماز تراویح، قیام اللیل، اور نماز تہجد در حقیقت ایک ہی نماز کے تین مختلف نام ہیں۔

﴿بانی مذہب دیوبند جناب قاسم نانوتوی دیوبندی حیاتی صاحب کی مظلومانہ پکار﴾

بانی مذہب دیوبند جناب قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔

’’ویازدہ از فعل سرور عالم اکد از یست‘‘ (28)

کہ رسول اللہ ﷺ سے جو گیارہ رکعت مع الوتر ثابت ہیں وہ بیس (20) سے زیادہ معتبر ہیں۔ آل دیوبند کو اپنے بانیٔ کی لاج رکھتے ہوئے بیس (20) رکعت ’’سنت‘‘ اور آٹھ رکعت ’’بدعت‘‘ کی اشتہار بازی سے رُکنا ہی نہیں چاہیے بلکہ اپنی مساجد میں گیارہ رکعت مع الوتر کا اہتمام کر کے بھٹکے ہوئے حنفی مسلمانوں کو بارہ صدیوں کے بعد ایک بار پھر رسول ہاشمی کی

27۔ دیکھیے: ماثبت بالسنة از دهلوی (ص 217)

28۔ دیکھیے: لطائف قاسمیہ، مکتوب سوئم (ص 18)

www.ircpk.com

سنت قاطعہ صریحہ پر گامزن بھی کرنا چاہیے ورنہ قیامت کے دن عدالت نبوی سے پھٹکار و دھتکار کا انتظار کرنا چاہیے جناب قاسم نانوتوی کا آل دیوبند پر یہ بہت بڑا قرض ہے۔جس کی ادائیگی تقلید پرست حنفی ملاؤں پر فرض عین ہے۔

﴿جناب رشید احمد گنگوہی صاحب کی حقائق کشائی﴾

جناب رشید احمد گنگوھی منکوحہ قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب فرماتے ہیں۔

’’براهل علم پوشیدة نیست که قیام رمضان و قیام اللیل فی الواقع یک نماز است که دررمضان برائے تیسیر مسلمین دراول شب مقرر کرده شد و هنوز عزیمت دراداشیں آخر شب است ودر قیام اللیل فخر علیه الصلاة والسلام چنانچه ایازده رکعت وکم ازاں ثابت شده اندسیزده رکعت سوائے سنت فجر یم در صحیحین مود اند‘‘(29)

کسی بھی اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ قیام رمضان (تراویح) اور قیام اللیل درحقیقت ایک ہی چیز ہیں رمضان میں صرف مسلمانوں کی سہولت کیلئے قیام شروع رات میں مقرر کیا گیا اور عام حالات میں برائے عزیمت آخری رات میں مقرر ہو گیا رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے گیارہ رکعت ہی قیام اللیل ثابت ہے بلکہ کم بھی ثابت ہے۔تیرہ رکعت صبح کی دوسنتوں کے علاوہ بخاری و مسلم میں موجود ہیں۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ دیوبندیت کے مؤسسین اگر گیارہ رکعت کی سنیت کے قائل ہیں تو ذریت دیوبند کو تقلیدی غیرت کے علاوہ اپنے اکابرین کے رشتہ تقلید کی لاج بھی رکھ لینی چاہیے کیونکہ باپ دادا کو گیارہ رکعت کی سنت کا اعتراف کیے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا۔لہٰذا باشعور اہل تقلید کو اپنے اکابرین کے اقوال صریحہ پر غور کرنا چاہیے ورنہ جہاں پر قیامت کے

29۔ دیکھیے: الحق الصریح فی اثبات التراویح (فارسی) (ص 1)

دن اللہ اور اُسکے رسول کے مجرم ہونگے وہاں پر اپنے باپ دادا کے دُشمن بھی تصور ہونگے۔

﴿بانی جماعت اسلامی جناب مودودی حنفی صاحب کا اعلان حق﴾

جماعت اسلامی کے بانی اور مؤسس جناب اَبوالاَعلیٰ مودودی حنفی صاحب فرماتے ہیں۔

”تمام روایات جمع کرنے سے جو چیز حقیقت کے قریب تر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے خود جماعت کے ساتھ رمضان میں جو نماز پڑھائی وہ اوّل وقت میں تھی نہ کہ آخر وقت میں اور وہ آٹھ رکعات تھیں نہ کہ بیس (20) رکعات اگرچہ ایک روایت (20) بیس رکعات کی بھی ہے مگر وہ آٹھ والی کی نسبت ضعیف ہے“(30)

تابعین جماعت اسلامی کو چاہیے کہ وہ اپنے بانی کے صریح فتوی پر عمل کرتے ہوئے گیارہ رکعت ہی نماز تراویح ادا کریں اور بیس (20) رکعت والے ضعیف و موضوع آثار سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اللہ کے پیغمبر کی شریعت برحق فرامین کا نام ہے اور یہ سوائے صحیح احادیث کے ناممکن ہے۔

﴿قاضی شمس الدین دیوبندی صاحب کا فتویٰ﴾

جناب قاضی شمس الدین دیوبندی صاحب رقمطراز ہیں۔

”میرا یہ موقف ہے کہ مجھے نہ آٹھ کی سنت سے انکار ہے اور نہ عملاً اس کے ترک کو مستحسن سمجھتا ہوں اور نہ ہی حتی المقدور انکو ترک کرتا ہوں اور نہ کسی کو تلقین کرتا ہوں کہ وہ ترک کردے اور نہ ہی میری جماعت حنفیہ آٹھ کی سنت کے منکر و تارک ہیں بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ آٹھ رکعت سنت ہے، سنت ہے“(31)

اسی چیز کا ہی اعتراف کرتے ہوئے مفتی کفایت اللہ دیوبندی حنفی رقمطراز ہیں ”اکثر روایتوں سے حضور ﷺ کا آٹھ رکعتیں (تراویح) پڑھنا ثابت ہے۔(کفایت المفتی 363/3)

30۔ دیکھیے: رسائل و مسائل (167/2) 31۔ دیکھیے: القول الفصیح ص (5)

www.ircpk.com
Islamic Research Centre Rawalpindi

اہل تقلید کے گھر میں تو صف ماتم بچھ جانی چاہیے کہ اُنکے پیر و مرشد قاضی صاحب آٹھ رکعت کو نہ صرف مستحسن بلکہ عام حالات میں وہ آٹھ رکعت ہی پڑھا کرتے تھے بلکہ قوم کو بھی یہی دعوت دیتے تھے لیکن بدنصیبی کہ عصر حاضر کے متعصب تقلید پرست اسی آٹھ رکعت کو بدعت کہتے ہیں قابل فکر بات یہ ہے کہ جھوٹا کون ہے؟

قریباً اکیس 21 کے قریب نام نہاد فقہاء غیر مقلد امام ابوحنیفہ سے لیکر عصر حاضر کے قاضی شمس الدین صاحب تک کے فتاوی جات نقل کیے گئے ہیں جنہوں نے آٹھ رکعت تراویح بدون الوتر کی سنت کو ڈنکے کی چوٹ ثابت کیا ہے اب تقلید پرستوں پر فرض ہے کہ یا تو انکو جھوٹا تسلیم کرکے ”بدعتیوں“ کا فتوی دیں یا پھر تقلید کو ترک کرکے کتاب و سنت کی طرف آجائیں اور یہی دعوت اہلحدیث، مسلک اہلحدیث اور منہج اہلحدیث ہے۔

﴿حنفیت کی سب سے بڑی دلیل کا تحقیقی جائزہ﴾

تقلید پرست اپنے مسلک کی صداقت کیلئے ہمیشہ سے ضعیف و موضوع روایات کو بنیاد بنانا اپنے ایمان کا حصہ گردانتے ہیں اس لیے کہ ان کا تعلق ہمیشہ حدیث سے انتہائی کم رہا جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دھلوی حنفی کہتے ہیں۔

”واشتغالھم فی علم الحدیث قلیل قدیماً و حدیثاً“(32)

ان کا حدیث کے ساتھ ماضی اور حال میں کم واسطہ و شغل رہا ہے۔

بلکہ مولوی عبدالحیٔ حنفی بڑی صراحت کے ساتھ اپنے اکابرین کے بارہ میں رقمطراز ہیں۔

”فکم من أحادیث ذکرت من الکتب المعتبرة موضوعة و مختلقة“(33)

کہ فقہ کی بعض معتبر کتابوں میں بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہیں۔ تو جب انکی اپنی زبانی فقہ حنفی کی معتبر کتابیں من گھڑت اَحادیث سے بھری پڑی ہیں تو پھر ان کے لیے

32۔ دیکھیے: الانصاف از دھلوی ص (7) 33۔ دیکھیے: عمدة الرعاية (13)

مسئلہ تراویح میں ضعیف حدیث کو بنیاد بنانا کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ اُن کی تقلیدی فکر کا رزیلانہ نتیجہ ہے تو ذیل میں حنفیت کی سب سے بڑی دلیل کی تحقیق پیش کی جاتی ہے یعنی ابن عباسؓ کی بیس (20) رکعت والی حدیث جسکو اہل حنفیت اپنے مسلک کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ تا کہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے۔

جناب امام زیلعی حنفی ''نصب الرأیة'' (153/2) میں، امام ابن الھمام حنفی ''فتح القدیر'' (467/1) میں، ابن عابدین'' منحة الخالق علی البحر الرائق'' (66/2) میں اور جناب ملا علی قاری اپنی شرح ''مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (382/3) میں اس حدیث کا تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''وھذا معلول بابی شیبة ابرھیم بن عثمان وھو متفق علی ضعفه ثم انه مخالف للحدیث الصحیح''

کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں آٹھ رکعت بدون وتر والی حدیث عائشہؓ کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے کیونکہ اسکی تمام تر سندوں میں ابو شیبة روای ضعیف بلکہ اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق بھی ہے'' امام بریلویت احمد یار نعیمی اس راوی کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ وہ'' منکر الحدیث '' ہے۔ بلکہ مناظر بریلویت محمد عمر اچھروی نے بھی اسکو ضعیف کہا ہے۔(35)

مزید برآں بریلویوں کے مفتی، شیخ الحدیث دار العلوم نعیمہ کراچی اپنی شرح میں اور بریلوی محمد شریف نے بھی اپنی کتاب میں اس کو ضعیف کہا ہے۔(36)

اسکے ضعف کو بیان کرتے ہوئے جناب زکریا کاندھلوی تبلیغی صاحب فرماتے ہیں'' وھو ضعیف '' کہ وہ ضعیف ہیں۔(37) اگر کتب رجال کی مزید ورق گردانی کی جائے تو یہ

34۔ دیکھیے: جاء الحق (243/2)　35۔ دیکھیے: مقیاس نبوت (141/2)

36۔ دیکھیے: شرح صحیح مسلم (اردو) ودلائل المسائل (ص 91)

www.ircpk.com

بات عیاں راجح بیاں ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوشیبہ کو امام احمد بن حنبل، ابن معین، امام بخاری، امام نسائی، ابوحاتم الرازی، ابن عدی، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام جوزجانی، ابوعلی نیساپوری، امام ذھبی، ابن حجر، جیسے کبار محدثین نے اسکو''ضعیف'' کہا ہے بلکہ اس سے زیادہ سخت کیا جرح ہو سکتی ہے کہ محدثین نے اسکو کذاب، متروک، اور اسکے ضعیف ہونے پر پوری اُمت کا اجماع نقل کیا ہے۔(38)۔ یہاں پر قابل فکر بات یہ ہے کہ ''اجماع اُمت'' سے مراد جاہل اور تقلیدی اُمت نہیں بلکہ صحیح العقیدہ محدثین مراد ہیں جیسا کہ محمد حسین نیلوی دیوبندی نے تسلیم کیا (ندائے حق 2 / 399)۔ پھر جرح کرنے والے ان محدثین کے بارہ میں امام سیوطی لکھتے ہیں۔

''ومن اتفق ھولاء الائمة علی تضعیفه لایحل الاحتجاج بحدیثة''(39)

کہ جسکے ضعیف ہونے پر مذکورۃ محدثین کا اتفاق ہو جائے اس کی حدیث سے حجت پکڑنا درست نہیں''

بلکہ امام ذھبی ان ائمہ کی عظمت وجلالت کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''وھو من اھل الاستقراء التام فی نقد الرجال لم یتفق اثنان من اھل الفن علی تجریح ثقة ولا توثیق ضعیف''(40)

کہ یہ محدثین اسقدر فن رجال میں ممارست رکھتے ہیں کہ کوئی بھی ان میں سے دو محدث کسی ضعیف روای کو ثقہ اور کسی ثقہ راوی کو ضعیف کہنے میں اتفاق کیسے کر سکتے ہیں''

اتنے بسیار ائمہ کے اس حدیث کو ضعیف کہنے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا نہ صرف ہٹ دھرمی و

37۔ دیکھیے: اوجز المسالک شرح موطا امام مالک (306/2)

38۔ دیکھیے: الحاوی للفتاوی از سیوطی (414/1)، تہذیب الکمال (390/1) میزان الاعتدال (170/1)، الکامل فی ضعفاء الرجال (239/1)، تاریخ بغداد (111/6)، تہذیب التھذیب (61/1)، الجرح والتعدیل 115/1/1

39۔ دیکھیے: الحاوی للفتاوی (414/1)

40۔ دیکھیے: الحاوی للفتاوی (414/1)　41۔ دیکھیے: موطا امام مالک (115/1)

Islamic Research Centre Rawalpindi

کی بجائے مسلک اہلحدیث کی حقانیت کا اعلان کریں؟

☆...... تہجد اور تراویح کا فرق کسی بھی باسند صحیح مرفوع یا صحیح موقوف روایت سے صراحتاً پیش کریں؟ اگر مرفوع یا موقوف کی جرأت نہیں کر سکتے تو پھر کم از کم غیر مقلد امام ابوحنیفہ ،ابویوسف ،محمد بن الحسن سے ہی باسند صحیح ثابت کردیں ورنہ جناب انور شاہ کشمیری ،رشید احمد گنگوھی وغیرہ کے اقوال پر اکتفاء کرتے ہوئے تہجد کو ہی تراویح تسلیم کریں اور آج کے بعد صحیح بخاری و مسلم والی حدیث پر بے جا اعتراضات ختم کر کے اہلحدیث کے موقف کی صداقت کا اعلان کریں؟

☆...... رمضان کی جن تین راتوں میں رسول کریم ﷺ نے باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کیا اُس میں باسند صحیح بیس (20) کا عدد ثابت کریں ورنہ آٹھ رکعت والی حضرت جابرؓ کی روایت کی صحت تسلیم کرتے ہوئے آٹھ رکعت تراویح کی ''بدعیت'' کا ڈھونگ ترک کردیں اور آج کے بعد تہجد و تراویح کا فرق ختم کر کے مسلک اہلحدیث قبول کرلیں۔

☆...... آٹھ رکعت نماز تراویح کی بدعیت پر اپنے ائمہ وفقہاء غیر مقلد امام ابوحنیفہ سے لیکر جناب سرفراز صفدر دیوبندی حیاتی تک کا اتفاق ثابت کریں ورنہ جناب خلیل احمد سہار نپوری حنفی دیوبندی صاحب کے قول پر اکتفاء کرتے ہوئے آٹھ رکعت نماز تراویح کی سنت موکدہ ہونے پر اپنے تمام حنفی اکابرین کا اتفاق حرف حدیث سمجھیں جیسا کہ اُنکی کتاب (براھین قاطعہ ص195) کے صفحات شاہد عدل ہیں۔

☆...... جن نام نہاد حنفی فقہاء سے آٹھ رکعت کی سنیت ثابت کی گئی ہے۔تقلید پرستوں پر فرض ہے کہ وہ انکو بدعتی مان کر مسلک حنفی کا اپنے ہاتھ سے صفایا کردیں یا پھر تقلیدی غیرت پیدا کر کے آج کے بعد'' آٹھ رکعت نماز تراویح بدعت'' کی اشتہار بازی بند کردیں۔

☆......اگر مقلد امام ابوحنیفہ کا عقیدہ درست تھا تو تم عقیدہ میں اپنی نسبت ابومنصور

الماتریدی کی طرف کر کے اپنے آپ کو ماتریدی کیوں کہتے ہو؟ اور اگر درست نہ تھا تو اسکی تقلید کیوں کرتے ہو؟ امام بچالو یا عقیدہ؟

☆...... امام ابوحنیفہ حنفی دیوبندی تھے یا حنفی بریلوی؟ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں تھے تو پھر یا شیعہ تھے یا اہلحدیث؟ کیونکہ باقی تو یہی بچ جاتے ہیں وضاحت کریں؟

☆...... امام ابوحنیفہ سے قبل کونسا صحابی حنفی تھا اور اگر کوئی نہ تھا تو پھر تقلید پرست تسلیم کریں کہ حنفیت کی ابتداء اللہ کے پیغمبر کی وفات کے ایک سو سال بعد ہوئی وضاحت کریں؟

☆......غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا ثقہ ہونا باسند صحیح کسی بھی ثقہ امام سے ثابت کریں؟

☆......کسی ثقہ امام سے باسند صحیح تہجد وتراویح میں فرق ثابت کریں۔

وصلی اللہ علی نبینامحمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیرا

Islamic Research Centre Rawalpindi
www.ircpk.com

تعارف المرکز الامام احمد بن حنبلؒ

عرصہ دو سال سے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے پلیٹ فارم سے کوٹسمابہ کے قرب وجوار میں لواء کلمة اللہ کی سربلندی کے لیے لیل ونہار کوشش کی جارہی ہے تاکہ اس علاقہ سے شرک وبدعت ختم کر کے توحید وسنت، اور تقلید جمود کا قلع قمع کر کے سرمایہ تحقیق کو بروئے کار لایا جائے۔ تاحال اس مشن کی تکمیل کیلئے 10 کے قریب مساجد کی تعمیر، ایک تحقیقی مرکز، شعبہ تحفیظ، کیسٹ ہاؤس اور مختلف موضوعات پر رسائل وجرائد، سال بھر میں ہر ماہ ایک محقق عالم دین کا خطبہ جمعة المبارک اور دیگر تربیتی و اصلاحی پروگرامز کا انعقاد بے بضاعتی کے باوجود اہل تقلید کے ایوانوں میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے الحمد اللہ نوجوانوں اور بزرگوں میں قرآن و حدیث کے اتباع کا شوق ترویج پارہا ہے اور دن بدن مذہبی رجحانات میں ایک واضح فرق محسوس ہورہا ہے۔ جس کا عملی نتیجہ بسیار لوگوں کا مسلک اہلحدیث کو قبول کرنا ہے۔

مستقبل میں مرکز ہذا ایک نیشنل لائبریری، فری ڈسپنسری، دارالایتام وغیرہ جیسے پروگرامز اپنے مشن کا ایک اہم ترین حصہ ہی نہیں بلکہ اپنی زندگی کا سب سے بڑا نصب العین بھی گردانتے ہیں اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو کتاب و سنت کے مطابق عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔

منجانب:
مرکزی جمعیت اہلحدیث کوٹسمابہ
فون: 0731-66126
موبائل: 0300-6702647

Islamic Research Centre Rawalpindi
www.ircpk.com